Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۶ صفر ۱۳۹۷ھ ۲۶ صلح ۱۳۵۶ ہش ۲۶ جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو چاہیئے کہ ساری کمندوں کو جلادے اور صرف محبتِ الٰہی کی کمند کو باقی رہنے دے

کُل انبیاء اسی خاطر دُنیا میں آئے تا لوگ اُن کے نقشِ قدم پر چل کر خدا تک پہنچنے کی کوشش کریں

"انسان کو چاہیئے کہ ساری کمندوں کو جلا دے اور صرف محبتِ الٰہی کی کمند کو باقی رہنے دے۔ خدا نے بہت سے نمونے پیش کئے ہیں۔ آدمؑ سے لیکر نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تک کُل انبیاء اسی نمونہ کی خاطر ہی تو اُس نے بھیجے ہیں تا لوگ ان کے نقشِ قدم پر چلیں۔ جس طرح وہ خدا تعالیٰ تک پہنچے اسی طرح اَور بھی کوشش کریں۔ سچ ہے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا اُس کا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔ شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں ؎ بدنام کنندہ نکو نامے چند

بلکہ ایسے بنو کہ تا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دُنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں اسکی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے؟ اس میں تو خدا کا حصّہ کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانا کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچّوں اور عمدہ مکان یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔ اس نے تو اپنا مقصود و مطلوب اور معبود صرف خواہشاتِ نفسانی اور لذائذِ حیوانی ہی کو بنایا ہُوا ہے مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علّتِ غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ پر حصر کر دیا ہے کہ صرف اور صرف عبادتِ الٰہی مقصد ہونا چاہیئے اور صرف اسی غرض کے لئے یہ سارا کارخانہ بنایا گیا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۶، ۲۲۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۶ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

طبیعت بے چینی اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نکاحوں کی بابرکت تقریب

۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

(۱) مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کا نکاح پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر بہمراہ محترمہ صاحبزادی امۃ السبوح بیگم صاحبہ بنت محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب ربوہ۔

(۲) محترمہ صاحبزادی امۃ الودود بیگم صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کا نکاح پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر بہمراہ مکرم مظفر احمد خان صاحب ابن محترم خواص خان صاحب مرحوم آف پشاور۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں اور صاحبزادی امۃ السبوح بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں اور صاحبزادی امۃ الودود بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی ہیں ۔۔۔ ادارہ الفضل اس مبارک تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت بو زینب بیگم صاحبہ (بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ)، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ، محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ اور دیگر جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و افراد خاندان محترم خواص خان صاحب کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور انہیں مثمر بثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ صلح ۱۳۵۶ ہش
۲۶ جنوری ۱۹۷۷ء

اعمالِ حسنہ سے غفلت کا انجام

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت پر ایمان لے آتے ہیں شیطان ان سے اُس وقت تک مایوس نہیں ہوتا جب تک کہ وہ خالصتہً لِلّٰہ پُورے خلوص اور تعہّد کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجا لائیں اور پھر ان کی بجا آوری پر دوام اختیار نہ کر لیں۔ اِسی لئے وہ ایمان لانے اور ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو ورغلانے میں لگا رہتا ہے۔

سب سے بڑا وسوسہ جو وہ ایمان کا دعویٰ کرنے والوں میں سے بعض کے دلوں میں پیدا کرتا ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ نجات کے لئے صرف ایمان لے آنا کافی ہے، ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لانا چنداں ضروری نہیں۔ اِس وسوسہ کے زیرِ اثر وہ اعمالِ صالحہ بجا لانے سے غافل ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ رفتہ رفتہ احکامِ الٰہی کی اطاعت کرنے کی بجائے اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگتے ہیں یہاں تک کہ وہ خواہشاتِ نفسانی کو ہی خدا بنا لیتے ہیں۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے تو پھر ان کی نگاہ میں حلال حرام کی تمیز اُٹھ جاتی ہے اور تمام ناکردنی افعال ان سے سرزد ہونے لگتے ہیں۔ جھوٹ وہ بولتے ہیں۔ رشوت وہ لیتے ہیں۔ ناجائز منافع خوری، چور بازاری، ملاوٹ اور سمگلنگ ایسے ناروا افعال کو وہ نیکیاں شمار کرنے لگتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہر قسم کی بدیوں، بے حیائیوں اور فحشاء میں غرق رہنے کے باوجود سمجھتے یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ محض ایمان لانے کی وجہ سے ہی انہیں بخش دے گا اور اُن سے کوئی بازپُرس نہیں کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شیطان کے پیدا کردہ اِس وسوسہ اور اِس کی مضرت کو کھول کھول کر بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ ایسے لوگ ہرگز مومن شمار نہیں ہو سکتے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ ایسے بدکردار لوگوں کے زعمِ باطل کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ (الجاثیہ آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ کیا جن لوگوں نے بدیاں کی ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ایمان لانے اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں کا سا درجہ دیں گے یہاں تک کہ دونوں کی زندگی اور موت برابر ہو جائے گی (یعنی زندگی میں بھی اور موت میں بھی ان کے ساتھ ایک جیسا معاملہ کیا جائے گا) وہ بہت بُرا فیصلہ کرتے ہیں۔

اس کے بعد اُس نے انہیں خبردار فرمایا ہے کہ بدیوں اور بے حیائیوں کا ارتکاب کرنے کے بعد وہ سزا سے بچ نہیں سکتے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ (الجاثیہ آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ایک ابدی قانون کے مطابق پیدا کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہر شخص کو اُس کے عمل کے مطابق جزا ملے گی اور ان میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا ہے کہ جو شخص بھی اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے بدیوں میں ملوث ہو گا وہ ہدایت سے دُور ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ اس کا شمار گمراہوں میں ہونے لگے گا اور اسے دوبارہ ہدایت نصیب نہ ہو سکے گی۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ (الجاثیہ آیت ۲۴)

ترجمہ:۔ کیا تُو نے اُس شخص کی حالت پر بھی غور کیا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور اللہ نے اُس کو اپنے علمِ کامل کی بناء پر گمراہ قرار دیا ہے اور اس کے کانوں اور اس کے دل پر مُہر لگا دی ہے اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ سو اب اللہ کے اس فعل کے بعد اس کو کون ہدایت دے سکے گا؟ کیا وہ نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ نفسانی خواہشات کے اِس درجہ غلام بن جاتے ہیں کہ انہیں ہی اپنا معبود بنا لیتے ہیں خدا تعالیٰ ان کے لئے ہدایت کے راستوں کو مسدود کر دیتا ہے۔ ان کا پھر ہدایت کی طرف لَوٹنا ممکن نہیں رہتا۔ ان کے لئے خدا تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی ایک ہی راہ ہوتی ہے اور وہ یہ کہ قبل اِس کے کہ یہ مرحلہ آئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے دلوں پر مُہر لگا دی جائے وہ توبہ کر کے گناہوں سے باز آ جائیں۔ اگر وہ توبہ نہ کریں اور گناہوں کے ارتکاب سے کسی صورت باز نہ آئیں تو پھر محض زبانی ایمان انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

اِس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان متحقق ہوتا ہی اُس وقت ہے جب ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بھی بجا لائے جائیں۔ اِسی لئے اعمالِ صالحہ مفقود ہونے کے ساتھ ساتھ ایمان بھی مفقود ہونے لگتا ہے۔ جبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمالِ حسنہ نہ بجا لانے والے کو حقیقی معنوں میں مومن تسلیم ہی نہیں فرمایا جیسا کہ آپؐ کے اِس ارشاد سے ظاہر ہے کہ:۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ

یعنی جس نے عمداً نماز ترک کی وہ کافر ہو گیا۔

جب اعمالِ حسنہ نہ بجا لانے کی صورت میں انسان مومن نہیں رہتا تو پھر برائیوں اور بدیوں میں ملوث ہونے والا تو بدرجۂ اولیٰ غیر مومن ٹھہرا۔ اِسی لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ

یعنی طعنہ زنی کرنے والا، دوسرے پر لعنت کرنے والا، فحش کلامی کرنے والا یاوہ گو، زبان دراز مومن نہیں ہو سکتا۔

اِن اور ان جیسی دوسری احادیث سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر اعمالِ حسنہ سے غفلت کے نتیجہ میں بدیاں اور بدکاریاں عام ہو جائیں تو پھر پورے معاشرہ کا ایک نہایت ہی خطرناک صورتِ حال سے دوچار ہونا یقینی ہے۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمانہ کے مفاسد سے بچنے اور حقیقی ایمان سے متصف ہونے پر زور دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصل جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اُسی قدر اعمالِ صالحہ میں کمزوری اور سُستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اُس کی تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اُسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایمان اس کی نفسانی قوتوں اور گناہ کے اعضاء کو کاٹ دیتا ہے ... اُس کی ساری طاقتوں پر جن سے گناہ صادر ہو سکتا تھا ایک موت واقع ہو جاتی ہے اور وہ بالکل ایک میّت کی طرح ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی مرضی کے تابع ہوتا ہے۔ وہ اُس کے سوا ایک قدم نہیں اُٹھا سکتا۔ یہ وہ حالت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کامل اطمینان اُسے دیا جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جو انسان کا اصل مقصود ہونا چاہیئے۔ اور ہماری جماعت کو اس کی ضرورت ہے۔ اور اطمینانِ کامل کے حاصل کرنے کے واسطے ایمانِ کامل کی ضرورت ہے۔ پس ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کریں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۴، صفحہ ۲۴۵)

درخواستِ دعا

مکرم عطا محمد صاحب پریذیڈنٹ جالکے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں جلسہ سالانہ سے واپسی کے بعد سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نثار احمد خان مربی سلسلہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

احمدیت کی امتیازی شان

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۵)

ایمان بالرسل

ایمان کا چوتھا رکن قرآن عظیم کے مطابق رسولوں پر ایمان ہے۔ اس اہم رکن کے بارے میں اصولی طور پر احمدیت تین مخصوص اور منفرد نظریات کی حامل ہے۔

اول: یہ کہ بہت سے مفسرین محدثین اور متکلمین اور دیگر علماء اسلام کے یہاں نبی اور رسول کی اصطلاحوں میں فرق کیا جاتا ہے۔ وہ نئی شریعت لانے والے کو رسول اور پہلی شریعت کی تجدید و استحکام کرنیوالے کو نبی کہتے ہیں۔ ان کی نگاہ میں ہر رسول نبی تو ہے مگر ہر نبی رسول نہیں۔ اس خطرناک نظریہ سے یہ لازم آتا ہے کہ ایمان صرف رسول پر لانا ضروری ہے۔ نیز یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چونکہ خاتم الرسل کی بجائے خاتم النبیین کہا گیا ہے اس لئے قرآنی شریعت منسوخ ہو سکتی ہے اور معاذ اللہ ایک رسول نئی شریعت لے کر آسکتا ہے۔ یہی وہ خوفناک نقطہ خیال ہے جس نے بابیوں اور بہائیوں کے لئے مسلمانان عالم میں ایک نئی شریعت پر ایمان لانے اور ارتداد اختیار کرنے کی راہیں کھول دی ہیں۔

(خاتمیت تالیف [illegible] ص ۸۰)

لیکن احمدیت کے نزدیک نبی اور رسول ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ ماموروں کو خدا ہی بھیجتا ہے اسلئے وہ رسول کہلاتے ہیں اور چونکہ وہ بندوں کو خدا کی باتیں سناتے ہیں اسلئے ان کا نام نبی رکھا جاتا ہے۔

(الفضل ۹ رجون ۱۹۲۲ء ص ۳)

قرآن کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (سورۃ مریم ع ۴ میں) بیک وقت رَسُولاً نَّبِیّاً کہہ کر اس نظریہ پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

احمدیت کا دوسرا مخصوص نظریہ

یہ ہے کہ نبیوں کے معجزات و کرامات حق اور خدا کی زندہ ہستی کا ثبوت ہوتے ہیں مگر عہد حاضر کے بعض عمائدین اسلام فرماتے تھے:

"تمام جاہل و وحشی نا تربیت یافتہ ملک و قوم میں معجزے و کرامات کے خیال ہوتے ہیں۔ مگر جب علم کی روشنی سے ملک و قوم روشن ہو جاتی ہیں تو یہ سب باتیں مٹتی جاتی ہیں۔ . . . . یہ اعتقاد مسلمانوں کی تہذیب کا بہت بڑا اور قومی مانع ہے اور نیز ٹھیٹھ مذہب اسلام کے بالکل برخلاف ہے۔ خود مذہب اسلام اس امر کا جس کو لوگ معجزہ و کرامت کہتے ہیں سخت مخالف ہے . . . . پس جب تک مسلمانوں میں سے معجزے و کرامت کا اعتقاد نہیں جاتا ان کا کامل طور پر مہذب ہونا محالات سے ہے۔"

(مقالات سرسید حصہ اول ص ۱۲۷)

احمدیت نے ایک مخصوص نظریہ ایمان بالرسل کے تعلق میں یہ پیش کیا ہے کہ سب نبی پاک، معصوم اور مقدس ہیں ان کی طرف کوئی گناہ منسوب نہیں کیا جا سکتا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

ہر رسولے آفتاب صدق بود
ہر رسولے بود مہر انورے
ہر رسول سچائی کا سورج تھا
ہر رسول نہایت روشن آفتاب تھا
ہر رسولے بود ظلّ دین پناہ
ہر رسولے بود باغ مثمرے
ہر رسول دین کو پناہ دینے والا تھا
اور ہر رسول ایک پھلدار باغ تھا
گر بدنیا نامدے ایں نسلِ پاک
کار دیں ماندے سراسر ابترے
اگر یہ پاک جماعت دنیا میں نہ آتی
تو دین کا کام بالکل ابتر رہ جاتا
آں ہمہ کان معارف بودہ اند
ہر یکے از نزد مولیٰ مخبرے
وہ سب معرفت کی کان تھے
اور ہر ایک مولیٰ کی طرف سے خبر دینے والا تھا
ہر کہ را علمے ز توحید خدا ست
ہست علمش از پیمبرے
جس کسی کو توحید حق کا کچھ علم ہے
اس کے علم کی اصل کسی پیغمبر سے ہے

عصمت انبیاء کے خلاف دلخراش افسانے

اس نظریۂ عصمت کی ضرورت و عظمت کا اندازہ ان توہین آمیز اور دلخراش قصوں اور فسانوں سے لگ سکتا ہے جو ظہورِ احمدیت سے پیشتر اسلامی کتب میں شامل کر دئیے گئے تھے اور جن کی زد سے نبیوں کے مقدس اور مبارک گروہ کا کوئی فرد بھی محفوظ نہیں رہا تھا۔ (تفسیر جلالین مصری ص ۱۴۱ جامع البیان ج ۱۷ ص ۳ جلد ۲۲ ص ۲۲-۲۳ ص [illegible] تفسیر مراح لبید ج ۲ ص ۶۶۳ ج ۲ ص ۲۲۳ [illegible] تفسیر جلالین مع کمالین ص ۱۷۰ تفسیر فتح البیان جلد ۸ ص ۲۵ جامع البیان جلد ۱۶ ص ۱ تفسیر خازن جلد ۶ ص ۲۰۳ تفسیر سواطع الالہام ص ۲۰۹)

احمدیت کے ذریعہ عصمت انبیاء کا قیام

حق یہ ہے کہ احمدیت ہی موجودہ صدی کی وہ عالمگیر اسلامی اور اصلاحی تحریک ہے جس نے ان سب بیہودہ افسانوں اور کہانیوں کو بے بنیاد اور خلاف واقعہ ثابت کیا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی عزت و حرمت پھر سے دنیا میں قائم کر دی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"خدا تعالے کے تمام نبی معصوم عن الخطا ہوتے ہیں۔ وہ سچائی کا زندہ نمونہ اور وفا کی جیتی جاگتی تصویر ہوتے ہیں وہ خدا تعالے کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں اور اپنی صفائی اور خوبصورتی سے خدا تعالے کی سبوحیت اور قدوسیت اور اس کے بے عیب ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ درحقیقت وہ ایک آئینہ ہوتے ہیں کہ جس میں بدکار بعض اپنی شکل دیکھ کر اپنی بدصورتی اور زشت روئی کو ان کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ نہ آدمؑ شریعت کا توڑنے والا تھا نہ نوحؑ گنہگار تھا۔ نہ ابراہیمؑ نے کبھی جھوٹ بولا۔ نہ یعقوبؑ نے دھوکہ دیا۔ نہ یوسفؑ نے بدی کا ارادہ کیا یا چوری کی یا فریب کیا۔ نہ موسیٰؑ نے ناحق کوئی خون کیا۔ نہ داؤدؑ نے کسی کی بیوی ناحق چھینی۔ نہ سلیمانؑ نے کسی مشرکہ کی محبت میں پڑ کر فرائض کو بھلایا۔ یا گھوڑوں کی محبت میں نماز سے غفلت کی۔ نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ کیا۔ آپ کی ذات تمام عیوب سے پاک تھی اور تمام گناہوں سے محفوظ و معصوم۔ جو آپ کی عیب شماری کرتا ہے وہ خود اپنے گند کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ سب افسانے جو آپ کی نسبت مشہور ہیں بعض منافقوں کی روایات ہیں جو تاریخی طور پر ثابت نہیں ہو سکتے آپ کی باقی زندگی ان روایات کے بالکل برخلاف ہے اور جس قدر اس قسم کی باتیں آپ کی نسبت یا دوسرے انبیاء کی نسبت مشہور ہیں وہ یا تو منافقوں کے جھوٹے الزامات کی بقیہ یادگار ہیں یا کلام الٰہی کے غلط اور خلاف مراد معنے کرنے سے پیدا ہوتی ہیں"

(دعوت الامیر ص ۱۲۶ - ۱۲۹)

حضرت سلیمانؑ اور ملکہ بلقیس کا اصل واقعہ

احمدی نقطۂ نگاہ سے اصل حقائق کیا ہیں؟ اس کی وضاحت کے لئے بطور نمونہ حضرت سلیمانؑ اور ملکہ بلقیس کا واقعہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں:

"قرآن شریف میں ایک ملکہ کا قصہ لکھا ہے جو آفتاب پرست تھی اور اس کا نام بلقیس تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اپنے ملک کی بادشاہ تھی اور ایسا ہوا کہ اس وقت کے نبی نے اس کو دھمکی دے بھیجی کہ تجھے ہمارے پاس حاضر ہونا چاہیئے ورنہ ہمارا لشکر تیرے پر چڑھائی کرے گا اور پھر تیری خیر نہیں ہوگی۔ پس وہ ڈر گئی اور اس نبی کے پاس حاضر ہونے کے لئے اپنے شہر سے روانہ ہوئی اور قبل اس کے کہ وہ حاضر ہو اسکو متنبہ کرنے کے لئے ایک ایسا محل تیار کیا گیا جس پر نہایت مصفا شیشہ کا فرش تھا اور اس فرش کے نیچے نہر کی طرح ایک وسیع خندق طیار کی گئی تھی جس میں پانی بہتا تھا اور پانی میں مچھلیاں چلتی تھیں۔ جب وہ ملکہ اس جگہ پہنچی تو اس کو حکم دیا گیا کہ محل کے اندر آجا۔ تب اس نے نزدیک جا کر دیکھا کہ پانی زور سے بہہ رہا ہے اور اس میں مچھلیاں ہیں۔ اس نظارہ سے اس پر یہ اثر ہوا کہ اس نے اپنی پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھا لیا کہ ایسا نہ ہو کہ پانی میں تر ہو جاؤں۔ ۔ ۔ قال انه صرح ممرد من قواریر۔ یعنی اس نبی نے کہا کہ اے بلقیس تو کیوں دھوکا کھاتی ہے یہ تو شیش محل کے شیشے ہیں جو اس کے پر بطور فرش کے لگائے گئے ہیں اور پانی جو زور سے بہہ رہا ہے وہ تو ان شیشوں کے نیچے ہے نہ کہ یہ خود پانی ہیں تب وہ سمجھ گئی کہ میری مذہبی غلطی پر مجھے ہوشیار کیا گیا ہے اور میں نے فی الحقیقت جہالت کی راہ اختیار کر رکھی تھی جو سورج کی پوجا کرتی تھی۔ تب وہ خدائے واحد لاشریک پر ایمان لائی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے یقین کر لیا کہ وہ طاقت عظمیٰ جس کی پرستش کرنی چاہیئے وہ تو اور ہے اور میں دھوکہ میں رہی اور سطحی چیز کو معبود ٹھہرایا اور اس نبی کی تقریر کا ماحصل یہ تھا کہ دنیا بھی شیش محل ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور عناصر وغیرہ جو کچھ کام کر رہے ہیں یہ دراصل ان کے کام نہیں۔ یہ تو بطور شیشوں کے ہیں بلکہ ان کے نیچے ایک طاقت مخفی ہے جو خدا ہے۔"

(نسیم دعوت ص ۸۴)

احمدیت میں عشق محمدؐ اور غیرت محمدؐ کے چشمے

معزز سامعین!! ایمان بالرسل کے دائرہ میں مرکزی شخصیت مقدس رسول کے قافلہ سالار، پاکوں کے سردار، رسولوں کے سرتاج، سید المطہرین، فخر الاولین والآخرین، محبوب حضرت احدیت سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر انبیاء و رسل کی عزت و حرمت احمدیت کے ایمان کا جزو ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کل انبیاء پر اس کے ایمان کا جزو اعظم اور اس کے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی بات ہے اور اس کے اندر عشق محمدؐ اور غیرت محمدؐ کے بے شمار چشمے ابل رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے تئیں سید الرسل کے چاکر احقر الچاکران اور احقر الغلمان قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئے جائیں ۔ ۔ ۔

اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کیا جاؤں اور تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔

(ترجمہ از آئینہ کمالات اسلام ص۱۵)

حضرت مہدی موعود کے لخت جگر، خلیفہ ثانی سیدنا المصلح الموعودؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے عاشقانہ و عارفانہ تعلق محبت کا اظہار ان روح پرور الفاظ میں کیا ہے:۔

"وہ میری جان ہے۔ میرا دل ہے۔ میری مراد ہے۔ میرا مطلوب ہے۔ اس کی غلامی میری عزت کا باعث ہے اور اس کی کفش برداری مجھے تخت شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے۔ اس گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے۔ پھر میں کیوں اس سے پیار نہ کروں۔ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔ پھر میں اس سے کیوں محبت نہ کروں۔ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہے پھر میں کیوں اس کا قرب نہ تلاش کروں۔ میرا حال مسیح موعود کے اس شعر کے مطابق ہے کہ:۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اور یہی محبت ہے جو مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ باب نبوت کے بکلی بند ہونے کے عقیدہ کو جہاں تک ہو سکے باطل کروں کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔" (حقیقۃ النبوۃ ص۱۸۶)

اس آخری فقرہ کی وضاحت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "حقیقۃ الوحی" سے ہوتی ہے جس میں حضور فرماتے ہیں:۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ۔ ۔ ۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوے کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۱۵-۱۱۶)

بعثت مہدی موعود کا حقیقی مدعا

حضرت اقدس کے ملفوظات میں ہے کہ:۔

"ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابد الآباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے" (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۳ ص ۲۰۹)

نیز لکھتے ہیں:۔

"ہمارا اصل منشاء اور مدعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنا ہے اور آپ کی عظمت کو قائم کرنا۔ ہمارا ذکر تو ضمنی ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جذب اور افاضہ کی قوت ہے اور اسکا افاضہ میں ہمارا ذکر ہے۔"

(ایضاً جلد ۳ ص ۲۶۹)

نیز فرماتے ہیں:۔

این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمد است

"یعنی معارف کا یہ دائمی چشمہ جو میں مخلوق خدا کو دیتا ہوں وہ میرے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی کمالات و برکات کے غیر محدود سمندر کا محض ایک قطرہ ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چاکری، غلامی اور کفش برداری کے طفیل مجھے حاصل ہوا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۲۲

میں ممتاز احمد بھٹی ولد چوہدری نور احمد صاحب بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ممتاز احمد بھٹی۔ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۲۳

میں عزیز الرحمن ولد چوہدری محمد طفیل صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ½ ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عزیز الرحمن ولد محمد طفیل صاحب ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ولد چوہدری شہباز خان صاحب۔ ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۲۹۲۴

میں محمد افضل ظفر ولد علی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد افضل ظفر ولد علی محمد صاحب ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری ولد چوہدری بشیر احمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ولد چوہدری شہباز خان صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۲۵

میں سرداری بیگم زوجہ چوہدری فیض الرحمن صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال۔ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن چک 35/2-L ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۳ تولہ مالیتی -/۱۸۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سرداری بیگم اہلیہ چوہدری فیض احمد صاحب چک 36/2-L ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ مرزا محمد یعقوب صدر جماعت احمدیہ چک 52/2-L۔ وصیت ۱۴۳۸۹۔

گواہ شد۔ فیض الرحمن ولد محمد علی خان صاحب وصیت ۱۲۸۴۵۔

مسل نمبر ۲۲۹۲۶

میں سید محمد سلیمان ولد سید سلیم شاہ صاحب قوم سید بخاری۔ پیشہ پنشنر۔ عمر ۵۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان محلہ چوڑی گراں شیخوپورہ ۴ مرلے مالیتی -/۲۰,۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ سید محمد سلیمان بخاری محلہ چوڑی گراں مکان B-III-24-5-4 شیخوپورہ شہر۔

گواہ شد۔ حکیم محمد الدین محلہ جہانگیر آباد شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ حکیم مرغوب اللہ جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۲۷

میں بشیر احمد ولد میاں احمد دین صاحب قوم اعوان پیشہ تجارت عمر ۴۶ سال۔ ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان پختہ ۵ مرلے مالیتی -/۲۵,۰۰۰ روپے

۲۔ ایک عدد طویلہ ۵ مرلے ایک کمرہ -/۵,۰۰۰ روپے

۳۔ ایک عدد خالی پلاٹ ایک کنال مالیتی -/۲,۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲,۰۰۰ روپیہ سالانہ آمد بصورت تجارت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد عالم ولد شمس الدین صاحب اعوان علی پور چٹھہ۔

گواہ شد۔ سید احمد علی مربی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ۔

درخواستِ دعا

میرے والد صاحب ان دنوں ٹانگوں کے درد اور پیشاب کی بندش کے عارضہ سے اور والدہ بعارضہ نزلہ و کھانسی بیمار ہیں ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔
(ہدایت اللہ ناصر چٹھہ متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا لیں۔
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۱۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اسکے احسانات و انعامات کو یاد کرتے رہو

اگر تم ایسا کرو گے تو محسن حقیقی کی محبت تمہارے دل میں پیدا ہو جائے گی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ ہمارا مالک، ہمارا خالق، ہمارا رازق، کثیر اور بے انتہا انعام دینے والا مولا فرماتا ہے کہ میری نعمتوں کو یاد کرو۔ انسان کے اندر قدرت نے ایک طاقت ودیعت کر رکھی ہے کہ جب کوئی اس کے ساتھ احسان کرتا ہے تو اُس کے اندر اپنے محسن کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْهَا۔ اور ایسا ہی اُس آدمی سے اُس کے دل میں ایک قسم کی نفرت اور رنج پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس کو کسی قسم کی تکلیف یا رنج پہنچے۔ اور یہ ایک فطرتی اور طبعی تقاضا انسان کا ہے۔ پس اسی فطرت اور طبیعت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ اس مقام پر فرماتا ہے کہ اللہ کریم کے احسانوں کا مطالعہ کرو اور ان کو یاد کر کے اُس محسن اور منعم کی محبت کو دل میں جگہ دو۔ اُس کے بے شمار اور بے نظیر احسانوں پر غور تو کرو کہ اُس نے کیسی منور اور روشن آنکھیں دیں جن سے وسیع نظارۂ قدرت کو دیکھتے اور ایک حظّ اُٹھاتے ہیں۔ کان دیئے جن سے ہر قسم کی آوازیں ہمارے سُننے میں آتی ہیں۔ زبان دی جس سے کیسی خوشگوار اور عمدہ باتیں کہہ کر خود بخود خوش ہو سکتے ہیں۔ ہاتھ دیئے کہ جن سے بہت سے فوائد خود ہم کو اور دوسروں کو پہنچتے ہیں۔ پاؤں دیئے کہ جن سے چل پھر سکتے ہیں۔ پھر ذرا غور تو کرو کہ دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ ادنیٰ سا احسان بھی کرتا ہے تو وہ اُس کا کس قدر ممنون ہوتا ہے اور ہر طرح سے اس احسان کو محسوس کرتا ہے مگر خدائے تعالیٰ کے احسان جو کُل دنیا کے احسانوں سے بالا اور بالاتر ہیں اور جو سچ پوچھو تو وہ احسان بھی دراصل اللہ تعالیٰ ہی کے احسان ہیں جس نے یہ توفیق عطا فرمائی۔ کوئی کسی کو نوکر کرا دیتا ہے یا دعوت کرتا ہے یا کپڑا دیتا ہے۔ پر سوچو تو سہی کہ اگر خداداد طاقتیں نہ ہوں تو ہم کیا سُکھ ان سے اُٹھا سکتے ہیں؟ دعوت میں عمدہ سے عمدہ اغذیہ اور کھانے کے سامان ہوں لیکن اگر قَے کا مرض ہو یا پیٹ میں درد ہو تو وہ کھانے کیا لطف دے سکتے ہیں اور اُن سے کیا مزہ اُٹھایا جا سکتا ہے؟ عمدہ سے عمدہ چیز بجز فضلِ الٰہی فائدہ اور سُکھ نہیں دے سکتی۔ یہ روشنی جس سے ہزارہا سُکھ اور فائدے پہنچتے ہیں کس نے دی؟ اُسی نے جو نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے۔ ہَوا، پانی کس نے عطا فرمایا؟ اُسی منعم حقیقی کی نعمتوں اور برکتوں کا ایک شعبہ ہے۔ سرسبز کھیت اور باغوں میں پھل لگانا اس کی نوازش اور عنایت ہے۔ غرض کُل دُنیا کی نعمتوں سے جو انسان مالا مال ہو رہا ہے یہ اس کی ہی ذرّہ نوازیاں ہیں۔"

(خطباتِ نور صفحہ ۶-۷)

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف فیض اللہ چک وفات پا گئے

میرے بھائی محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف فیض اللہ چک جو ان دنوں سانگلہ ہل میں رہائش پذیر تھے ۲۲ جنوری ۱۹۷۷ء شام ۸ بجے سروسز ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ۲۳ جنوری کی صبح کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے اسلئے ان کو بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔

مرحوم کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خلافت کے ساتھ گہری عقیدت رکھتے تھے۔ بہت دعا گو، پابندِ صوم وصلوٰۃ، ہمدردِ خلائق، مہمان نواز اور راست گو انسان تھے۔ سلسلہ کے لئے بے حد غیرت رکھنے والے تھے۔

آپ کی یادگار تین لڑکے ایک لڑکی اور تقریباً ڈیڑھ درجن پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

(رحمت اللہ خان شاکر ۹۲۱ پورن نگر سیالکوٹ)

ہفتۂ وصولی

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ پہلی سہ ماہی کے آخر میں یکم تبلیغ تا سات تبلیغ (فروری) ہفتۂ وصولی منا رہی ہیں۔ جملہ قائدین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ اِس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انصار بھائیوں سے ضروری گزارش

احبابِ کرام! خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے۔ مالی پروگرام میں بجٹ کی تیاری سب سے اوّل چیز ہے اور دوسرے نمبر پر اس بجٹ کی ادائیگی کا کام ہے۔ ایسی مجالس انصار اللہ جنہوں نے ابھی تک ۱۹۷۷ء کا بجٹ نہیں بھجوایا ان سے درخواست ہے کہ ۳۰ جنوری تک اپنا بجٹ مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (۲) ماہ بماہ چندہ کی وصولی کر کے مرکز میں بھجوانے کا اہتمام فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

۱۔ پاکستان کے بڑے شہروں لاہور، لائلپور، سیالکوٹ، راولپنڈی، ملتان، پشاور، کوئٹہ، سکھر، حیدرآباد اور کراچی وغیرہ میں ایجنٹوں (SALES REP) کی ضرورت ہے۔ فی الحال یہ آسامی عارضی ہوگی۔

معاوضہ ۲۰ تا ۳۵ روپیہ یومیہ حسب قابلیت و تجربہ ہوگا۔

۲۔ ایک اچھے کلرک کی ضرورت ہے جو دفتری کام کی اہلیت رکھتا ہو۔ تعلیم کم از کم میٹرک یا اس سے زیادہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ ۲۰۰/- سے ۲۵۰/- روپے حسب قابلیت ہوگی۔

درخواستیں جلد از جلد اپنے امیر یا صدر صاحب کی تصدیق اور نقول اسناد کے ہمراہ ۱۰ فروری تک بھجوائیں۔

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر۔ ایم۔ پی، موجد کیور ٹیو سسٹم

انچارج کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

مستعد محنتی کارکن کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کی رہائشی کوٹھی واقعہ لاہور کے لئے ایک مخلص محنتی ۴۰ سال کی عمر کے ایک احمدی ملازم کی ضرورت ہے جسے ماہوار مشاہرہ ۲۲۵/۲۵۰ روپیہ کے درمیان علاوہ کھانے اور رہائش کی سہولت کے دیا جائے گا۔

خواہشمند احباب اپنی درخواست ضروری کوائف کے ساتھ بتصدیق صدر جماعت محترم چوہدری غلام رسول صاحب 134-A نیو مسلم ٹاؤن لاہور کے پتہ پر بھجوائیں اور اس سلسلہ میں دیگر ضروری معلومات کے لئے بھی ان ہی سے رجوع فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴